20424- عقد نکاح کرتے وقت شادی کی نیت نہیں تھی

سوال

میں نے ایک لڑکی سے سفید شادی -کسی منفعت اور مصلحت کی وجہ سے- نکاح کیا تھا، اورقانونی اعتبار سے تو یہ شادی صحیح اور سلیم تھی کیونکہ ہم نے یہ شادی باقاعدہ گواہوں کی موجودگی اورلڑکی کے والدین اورا پنے والدین کی موجودگی مین اندراج کروائی تھی۔

لیکن میری نیت شادی کرنے کی نہیں تھی کہ میں حقیقتا شادی کررہا ہوں نیت یہ تھی کہ قانون کے سامنے ہم یہ ظاہر کریں گے کہ شادی شدہ ہیں، عقد نکاح کوپانچ برس گزرنے کے باوجود ہم نے ازدواجی تعلقات قائم نہیں کیے، اوراب ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم علیحدہ نہ ہوں اور نہ ہی میں اسے طلاق دوں بلکہ ہم خاونداور بیوی بن کررہنا چاہتے ہیں۔

اب ہماری نیت شادی کرنے کی ہے توسوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہمیں تجدید نکاح کرنا ہوگا کہ نہیں ؟

پسندیدہ جواب

سفید شادی نامی کوئی چیز نہیں ہے بلکہ جب شروط کے ہوتے ہوئے ایجاب وقبول ہوجائے
تونکاح واجب ہوتا ہے چاہے عقد نکاح کرنے والے طرفین یاان میں کوئی ایک طرف یہ نکاح
بطور کھیل یامذاق ہی کررہا ہو۔

احناف، حنابلہ کا مسلک یہی ہے اورمالکیہ کے ہاں بھی یہی معتبر ہے اورشوافع بھی
اسے ہی صحیح قرار دیتے ہیں۔

دیکھیں فتح القدیر (199/3) المغنی لابن قدامہ (61/7) کشاف القناع (5/
40) حاشیۃ الدسوقی (221/2) بلغۃ السالک (350/2) نھایۃ المحتاج (209/6)
روضۃ الطالبین (54/8)،

ان سب کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مندرجہ ذیل فرمان ہے :

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا :

(تین چیزیں ایسی ہیں جن کی حقیقت بھی حقیقت ہی ہے اورمذاق بھی حقیقت ہی ہے ،
نکاح، طلاق، اوررجوع کرنا)۔

سنن ابوداود حدیث نمبر (2194) سنن ترمذی حدیث نمبر (11849) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2039) اس حدیث کو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے التلخیص الجبیر (3 /424) میں حسن قرار دیا ہے ، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن ترمذی (944) میں بھی حسن کہا ہے ۔

یعنی یہ تین کام حقیقی طور پر کیے جائیں تو حقیقی ہوں گے اور اگر یہ بطور مذاق کیے جائیں تو بھی حقیقت ہی ہوں گے ۔

اور ھزل سے مراد یہ ہے کہ لفظ سے وہ معنی مراد لیا جائے جس کے لیے لفظ بنایا نہیں گیا ، اور یہ اسی فعل پر منطبق ہوتا ہے جو آپ لوگوں میں عقد نکاح میں کیا ہے کیونکہ تم نے عقد نکاح کا اندراج تو کروایا ہے اور شادی نہیں کرنا چاہتے تھے ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

(عام علماء کرام کے ہاں مذاق میں طلاق دینے والے کی بھی طلاق واقع ہوجائے گی ، اور اسی طرح اس کا نکاح بھی صحیح ہے جیسا کہ مرفوع حدیث کے متن بھی اس کا ذکر ہے ، اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اور تابعین عظام رحمھم اللہ کے ہاں بھی یہی ہے اور جمہور علماء کرام کا بھی یہی قول ہے) دیکھیں الفتاوی الفقھیۃ الکبری (63/6) ۔

اور حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

(مراسیل حسن میں ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ سے بیان کرتے ہیں :

جس نے بطور کھیل نکاح کیا یا طلاق دی یا بطور کھیل غلام آزاد کیا تو یہ ہوگیا) ۔

اور عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا :

چار چیزیں ایسی ہیں جب ان کے بارہ میں بات کی جائے تو وہ جائز ہوجاتی ہیں : طلاق ، آزاد کرنا ، نکاح ، اور نذر ماننا ۔

اور امیر المومنین علی رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں :

تین چیزیں ایسی ہیں جن میں کوئی مذاق اور کھیل نہیں : طلاق ، غلام آزاد کرنا ، اور نکاح کرنا ۔

اور ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ کا بیان ہے کہ :

تین چیزوں میں کھیل بھی حقیقت پر مبنی ہے : طلاق ، غلام آزاد کرنا ، اور نکاح کرنا ۔

اور ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں : نکاح چاہے مذاق میں ہو یا حقیقت میں یہ برابر ہے ۔ انتہی ۔

دیکھیں اعلام الموقعین (100/3) ۔

تو اس بنا پر آپ کے لیے تجدید نکاح کرانا ضروری اور لازم نہیں ، بلکہ آپ پہلے ہی نکاح پر خاوند اور بیوی ہیں ۔

واللہ اعلم .